فون نمبر ۴۹
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
یوم :- اتوار
The Daily ALFAZL RABWAH
ایڈیٹر روشن دین تنویر
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
جلد ۵۹/۲۴ | ۲۳ رجب ۱۳۹۰ھ - ۲۷ تبوک ۱۳۴۹ ہش - ۲۷ ستمبر سنہ ۱۹۷۰ء | نمبر ۲۲۱

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

شرک یہی نہیں کہ بتوں کی پوجا کی جاوے بڑا مشکل مرحلہ تو نفس کے بت کو توڑنا ہے

تم اپنے اندر وہ قلق وہ سوزش وہ گداز وہ رقّت پیدا کرو جو ایک عاشقِ صادق کے اندر ہوتی ہے

"مدارِ نجات صرف یہی امر ہے کہ سچّا تقویٰ اور خدا کی خوشنودی اور خالق کی عبادت کا حق ادا کیا جاوے الہامات و مکاشفات کی خواہش کرنا کمزوری ہے۔ مرنے کے وقت جو چیز انسان کو لذّت دِہ ہوگی وہ صرف خدا تعالیٰ کی محبت اور اس سے صفائی معاملہ اور آگے بھیجے ہوئے اعمال ہوں گے جو ایمانِ صادق اور ذاتی محبت سے صادر ہوئے ہوں گے۔ من کان للّٰہ کان اللّٰہ لہٗ۔

اصل میں جو عاشق ہوتا ہے آخر کار ترقی کرتے کرتے وہ معشوق بن جاتا ہے۔ کیونکہ جب کوئی کسی سے محبت کرتا ہے تو اس کی توجہ بھی اس کی طرف پھرتی ہے اور آخر کار ہوتے ہوتے کشش سے وہ اس سے محبت کرنے لگتا ہے اور عاشق معشوق کا معشوق بن جاتا ہے۔ جب جسمانی اور مجازی عشق و محبت کا یہ حال ہے کہ ایک معشوق اپنے عاشق کا عاشق بن جاتا ہے تو کیا روحانی رنگ میں جو اس سے زیادہ کامل ہے ایسا ممکن نہیں کہ جو خدا سے محبت کرنے والا ہو آخر کار خدا اس سے محبت کرنے لگے اور وہ خدا کا محبوب بن جاوے؟ مجازی معشوقوں میں تو ممکن ہے کہ معشوق کو اپنے عاشق کی محبت کا پتہ نہ لگے مگر وہ خدا تعالیٰ علیم بذات الصدور ہے اس سے انسان مظہر کراماتِ الٰہی اور مورد عنایاتِ ایزدی ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کی چادر میں مخفی ہو جاتا ہے۔ ان مکاشفات اور رؤیا اور الہامات کی طرف سے توجہ پھیر لو اور ان امور کی طرف تم خود بخود جرأت کر کے درخواست نہ کرو ایسا نہ ہو کہ جلد بازی کرنے والے ٹھہرو۔ اکثر لوگ میرے پاس آتے ہیں کہ ہمیں کوئی ایسا ورد و وظیفہ بتا دو کہ جس سے ہمیں الہامات اور مکاشفات ہونے شروع ہو جاویں مگر میں ان کو کہتا ہوں کہ ایسا کرنے سے انسان مشرک بن جاتا ہے۔ شرک یہی نہیں کہ بتوں کی پوجا کی جاوے بلکہ سخت شرک اور بڑا مشکل مرحلہ تو نفس کے بت کو توڑنا ہوتا ہے۔ تم ذاتی محبت خرید و اور اپنے اندر وہ قلق وہ سوزش وہ گداز وہ رقّت پیدا کرو جو ایک عاشقِ صادق کے اندر ہوتی ہے۔ دیکھو کمزور ایمان جو طمع یا خوف کے سہارے پر کھڑا ہو وہ کام نہیں آتا بہشت کی طمع یا دوزخ کا خوف وغیرہ امور پر اپنے ایمان کا تکیہ نہ لگاؤ۔ بھلا کبھی کسی نے کوئی عاشق دیکھا ہے کہ وہ معشوق سے کہتا ہو کہ میں تو تجھ پر اس واسطے عاشق ہوں کہ تو مجھے اتنا روپیہ یا فلاں شئے دے دے۔ ہرگز نہیں۔ دیکھو ایسی طبعی محبت پیدا کرو جیسے ایک ماں کو اپنے بچہ سے ہوتی ہے۔ ماں کو نہیں معلوم ہوتا کہ وہ کیوں بچہ سے محبت کرتی ہے۔ اس میں ایک طبعی کشش اور ذاتی محبت ہوتی ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۷۴، ۱۷۵)

اخبارِ احمدیہ

- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ایبٹ آباد سے آمدہ ۲۵ تبوک کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ حضور کی حرم محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے ثم الحمد للہ۔ احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و عافیت کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

- ربوہ ۲۶ تبوک۔ کل یہاں مسجد مبارک میں نماز جمعہ محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضے کی اہمیت پر روشنی ڈالنے کے بعد واضح فرمایا اس فریضہ کے دو الگ الگ دائرے ہیں۔ ان میں سے ایک دائرہ غیر مسلموں تک پیغامِ حق پہنچانے اور انہیں حلقہ بگوشِ اسلام بنانے سے تعلق رکھتا ہے اور دوسرے دائرے کا تعلق وعظ و نصیحت کے ذریعہ خود مومنوں کی اصلاح سے ہے۔ آپ نے قرآن مجید کی آیات اور احادیثِ نبوی کی روشنی میں واضح فرمایا کہ ان دونوں دائروں میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ کامیابی سے ادا کرنے کے لئے ایک طرف زبانی اصلاح و ارشاد اور عملی نمونہ کی ضرورت ہے اور دوسری طرف دعاؤں سے کام لینے کی۔ آپ نے اِن ہر دو طریقوں کی انقلاب انگیز تاثیرات واضح کرنے کے بعد احباب کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ کمال مستعدی اور خوش اسلوبی سے ادا کرنے کی تلقین فرمائی۔ نیز خطبہ کے آخر میں احباب کو عالمِ اسلام میں اتحاد و یکجہتی اور ترقی کے لئے نیز پاکستان کی سالمیت، اسکی حفاظت اور خوشحالی کے لئے دعائیں کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی۔

- مکرم محمد بدر الدین صاحب صدر جماعتِ احمدیہ کیرانوالہ ضلع گجرات تحریر فرماتے ہیں کہ ان کے بھائی مکرم شیخ نور احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور ۲۶ ستمبر کو ۶ بجے شام علاج کی غرض سے بذریعہ ہوائی جہاز لندن روانہ ہو رہے ہیں۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں ان کا حافظ و ناصر ہو اور انہیں اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

- عاجز کی اہلیہ خم معدہ میں ورم کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔ بزرگانِ سلسلہ اور احباب جماعت سے ان کی کامل و عاجل صحتیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (عنایت اللہ خان خلیل سابق مبلغ مشرقی افریقہ۔ ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۷ر تبوک ۱۳۴۹ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہماری کامیابی کے ضامن تین بنیادی اوصاف

گزشتہ شمارہ میں ہم نے اِس امر پر روشنی ڈالی تھی کہ ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کا فریضہ کامیابی کے ساتھ ادا کرنے میں ہم اُس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتے جب تک کہ ہم سورۃ الّیل کی آیات فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْیُسْرٰی کے مطابق حق و صداقت پر مضبوطی سے قائم ہو کر تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مار کے اور دینِ اسلام کی سربلندی کی خاطر جانی و مالی قربانیاں پیش کر کے اپنے آپ کو اِس قابل نہ بنائیں کہ خداتعالیٰ فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْیُسْرٰی کا وعدہ ہمارے حق میں پورا کرتا چلا جائے یعنی وہ قادر و توانا غلبۂ اسلام کے عظیم کام کی انجام دہی میں ہمارے لئے مسلسل آسانیاں پیدا کرتا رہے۔

سورۃ الّیل کی اِن آیات کی نہایت لطیف تفسیر بیان کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے واضح فرمایا ہے کہ اَعْطٰی، اِتَّقٰی اور صَدَّقَ بِالْحُسْنٰی میں تین ایسے بنیادی اوصاف کا ذکر کیا گیا ہے جنکے بغیر ایک الٰہی جماعت دُنیا میں کبھی ترقی نہیں کر سکتی۔ چنانچہ حضور رضی اللہ عنہ اِن آیات کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہاں ایک نہایت ہی لطیف مضمون بیان کیا گیا ہے ۔۔۔۔ (یعنی یہ کہ) ترقی کرنے والی قوم کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ اُس کے عمل میں بھی صحت ہو، اُس کے جذبات میں بھی صحت ہو، اور اسکے افکار میں بھی صحت ہو۔ اَعْطٰی میں عمل کی صحت کا ذکر ہے، اِتَّقٰی میں جذبات کی صحت کا ذکر ہے اور صَدَّقَ بِالْحُسْنٰی میں افکار کی صحت کا ذکر ہے، کیونکہ اَعْطٰی کے معنے ہیں وہ دیتا ہے یعنی اس کا عمل صحیح ہے، اِتَّقٰی کے معنے ہیں وہ ہر بُری بات سے ڈرتا ہے یعنی اس کے جذبات صحیح ہیں، اور صَدَّقَ بِالْحُسْنٰی کے معنے ہیں وہ اچھی باتوں کی تصدیق کرتا ہے یعنی اس کے افکار صحیح ہیں۔ یہاں تین اصلاحوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ انسانی تکمیل کے لئے یہ تینوں اصلاحیں ضروری ہیں۔ الفاظ مختصر ہیں مگر ان مختصر الفاظ میں علم النفس کا ایک نہایت اہم نکتہ بیان کیا گیا ہے اور بنی نوعِ انسان کے سامنے اِس روشن حقیقت کو رکھا گیا ہے کہ عمل، جذبات اور فکر کی درستی سے ہی انسان پورے طور پر اچھا ہوتا ہے یعنی عملِ صحیح، احساسِ صحیح اور فکرِ صحیح۔ یہ تین کمالات جب تک کوئی قوم اپنے اندر پیدا نہیں کر لیتی وہ ترقی نہیں کر سکتی"۔

(تفسیر کبیر جلد ۶، جز چہارم حصہ دوم صفحہ ۵۸)

حقیقت یہ ہے کہ عمل، جذبات اور فکر کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ صحیح فکر سے صحیح جذبات پیدا ہوتے ہیں اور صحیح جذبات سے ہی صحیح عمل کی توفیق ملتی ہے۔ البتہ صحیح فکر کے لئے علمِ کامل کا ہونا ضروری ہے۔ اِس لحاظ سے ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم نے جس کامل علم یا صداقت کو قبول کیا ہے پوری بصیرت کے ساتھ اس پر قائم رہیں، اس کے نتیجہ میں صحیح جذبات ہمارے اندر پیدا ہونے چاہئیں یعنی اِتَّقٰی کے ماتحت ہر بُری بات سے ڈرتے ہوئے ہم اس سے اپنا دامن بچائیں اور پھر اِس کا لازمی نتیجہ یہ ہونا چاہیئے کہ ہم صحیح اعمال بجا لائیں یعنی جملہ عبادات بجا لانے اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنے کے ساتھ ساتھ جانی و مالی قربانیاں پیش کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں۔ الغرض اگر ہم پوری بصیرت کے ساتھ مضبوطی سے حق و صداقت پر قائم رہیں گے اور اس کے نتیجہ میں صحیح فکر اور صحیح جذبات پیدا ہونے پر ہر بُرائی سے دامن بچاتے ہوئے متقی بننے کی پوری کوشش کریں گے اور پھر صحیح اعمال بجا لانے یعنی اللہ تعالیٰ نے جو طاقتیں، صلاحیتیں اور دنیوی اموال ہمیں عطا کئے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے دریغ نہیں کریں گے تو خداتعالیٰ ہمارے حق میں فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْیُسْرٰی کا قرآنی وعدہ پورا کرتا چلا جائے گا اور غلبۂ اسلام کی عظیم جدوجہد میں ہمارے لئے آسانیاں پیدا ہوتی چلی جائیں گی اور وہ کام جو بظاہر ہماری طاقت سے بالا نظر آتا ہے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور اس کی دی ہوئی توفیق سے سرانجام دینا ہمارے لئے ممکن ہو جائے گا۔

پس ہمیں صحیح فکر، صحیح جذبات اور صحیح عمل کے بنیادی اوصاف سے اپنے آپ کو متصف کرنا چاہیئے اور ہمیشہ ہی اِن اوصاف سے متصف رہنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھنی چاہیئے تاکہ استقامت، تقویٰ اور جانی و مالی قربانیوں کی ہمیں توفیق ملتی چلی جائے اور اللہ تعالیٰ ہماری ان قربانیوں کو قبول فرما کر ہمارے لئے آسانیاں پیدا کرتا چلا جائے اور ہم اسلام کے ساری دُنیا میں غالب آنے سے عنداللہ فائز المرام ٹھہریں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ہمیشہ ہی صحیح فکر، صحیح جذبات اور صحیح عمل کے اوصاف سے متصف رہنے کی توفیق عطا فرماتا رہے اور اسکے نتیجہ میں ہم تقویٰ کی راہ پر گامزن رہتے ہوئے مالی و جانی قربانیاں پیش کرنے کی توفیق پاتے رہیں۔ آمین اللّٰھم آمین۔

مساجد کی برکات

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

(۱) "تبلیغ اور تربیت کے لئے ہر جگہ مسجد کا ہونا ضروری ہے"۔

(۲) "مسجد ایک ایسی عمارت ہے کہ جس کی مثال دُنیا میں اَور کہیں نظر نہیں آتی۔ مسجد علامت ہے انسانی اخوّت کی، مسجد علامت ہے انسانی ہمدردی کی، مسجد علامت ہے انسانی مساوات کی۔ اس لحاظ سے مسجد کے مقابلہ میں کوئی اَور عمارت دُنیا میں پیش نہیں کی جا سکتی"۔

اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ جماعتِ احمدیہ کو اکنافِ عالم میں مساجد کی تعمیر کے مواقع میسّر آ رہے ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ پس ہماری جماعت کے ہر فرد مرد عورت اور بچّہ کو چاہیئے کہ ممالکِ بیرون پاکستان میں تعمیر ہونیوالی مساجد کے فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیں اور اللہ تعالیٰ سے اسکے خاص انعامات کے وارث بنیں۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید۔ ربوہ)

قسط ۲/

سنگاپور میں تبلیغ اسلام کیلئے جماعت احمدیہ کی کامیاب مساعی

ملک کے عام حالات! جماعت احمدیہ کے قیام کی تاریخ! احمدی مبلغین کی تبلیغی مساعی

(مکرم مولوی محمد عثمان صاحب چینی سابق مبلغ اسلام سنگاپور)

ایک دفعہ اتفاقاً مجھے کوالالمپور جانا پڑا۔ میں نے وہاں پر تقریر کی جس کا خدا کے فضل سے اچھا اثر ہوا۔ میں نے ان صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر مزید تحقیق کی ترغیب دی مگر اب تک وہ احمدیت کو قبول نہیں کر سکے البتہ وہ احمدیت کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

حاجی ابراہیم ما کے داماد شمس الدین تونگ صاحب ہیں۔ انہوں نے چین اور امریکہ میں تعلیم حاصل کی ہے اور آجکل وہاں کے سب سے بڑے اور مشہور اخبار کے ایڈیٹر ہیں۔ وہ میری تبلیغ سے اس قدر متاثر ہوئے کہ انہوں نے مل کر کام کرنے کی تجویز پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں چینیوں کو تبلیغ کرنے کے لئے مل کر کام کرنا چاہیئے

حکومت ملائیشیا نے سعودی عرب کی مدینہ یونیورسٹی سے ایک چینی امام منگوایا جن کا نام اسحاق ما ہے۔ میری ان سے ملاقات ہوئی تھی جبکہ میں عمرہ کرنے کے لئے سعودی عرب میں گیا تھا۔ جب وہ وہاں سے سنگاپور آئے تو ملائیشیا کے چینی مسلمانوں نے مجھ سے یہ درخواست کی کہ میں مسلمانوں کی طرف سے سنگاپور میں ان کا استقبال کروں۔ اور ان کو کوالالمپور بھجوانے کا انتظام کروں۔ امام اسحاق ما نے چند گھنٹے ہمارے پاس قیام کیا۔ پھر اس کے بعد کوالالمپور میں بھی ان سے ملاقات ہوتی رہی۔ وہ ہماری کتابیں پڑھتے ہیں اور ان سے متاثر ہیں۔

جب انہوں نے میری کتاب Essence of Islam پڑھی تو انہوں نے اپنے چینی مسلمانوں سے جو ان سے پڑھتے ہیں یہ کہا کہ یہ کتاب ابراہیم ما کی کتابوں سے اچھی ہے اور بہت بلند پایہ ہے۔ چنانچہ انہوں نے یہ کتاب پڑھکر اس کی شرح لکھنی شروع کر دی ہے اور وہ کہتے ہیں کہ یہ کتاب احمدیت کی بہت عمدہ نمائندگی کرتی ہے جب ابراہیم ما اور ان کی لڑکی نے (جو ریڈیو ملائیشیا میں کام کرتی ہے) امام اسحاق ما سے اس کتاب کے بارے میں ان کی رائے دریافت کی تو انہوں نے کہا کہ یہ کتاب بہت بلند پایہ کی ہے اور میں ایسی کتاب نہیں لکھ سکتا۔

عیسائیوں کو تبلیغ اسلام

سنگاپور میں عیسائیوں کو تبلیغ کرنے کا موقع نسبتاً زیادہ ہے۔ کیونکہ عیسائی لوگ چینی ہوں یا دوسری اقوام سے تعلق رکھتے ہوں، ان میں سے بعض دوسروں کو تبلیغ کرتے ہیں اسلئے ان سے دینی امور میں تبادلۂ خیالات کے زیادہ مواقع میسر ہیں مگر پادری ہم سے بحث وغیرہ کرنے سے اجتناب کرتے ہیں۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ بعض چینی عیسائی نوجوان مشن میں آئے، تبادلۂ خیالات شروع ہوا۔ اس کے بعد مختلف مواقع پر ایک عیسائی سے قرآن مجید اور بائیبل کے موضوع پر انگریزی زبان میں دوستانہ طور پر بحث ہوتی رہی۔ آخر اس نے کہا کہ میں ایک پادری کو جو چینی زبان جانتے ہیں آپ کے پاس لاؤں گا اور وہ آپ سے بات کرینگے۔ میں نے کہا کہ بہت اچھا۔ وقت طے ہوا۔ میں تیاری کر کے اس کا انتظار کرنے لگا مگر وہ وقت پر نہ آیا۔ بعد میں مجھے یہ معلوم ہوا کہ مقررہ وقت سے قبل اس عیسائی نوجوان نے ایک احمدی دوست کے پاس جا کر اس کے ذریعہ معذرت کر دی کہ وہ پادری نہیں آئے گا۔

Daisՙta کو تبلیغ اسلام

چین میں Confuceanism، Buddhism اور Toaism کی بعض تعلیمات آپس میں مخلوط ہو گئی ہیں۔ اور بہت سے چینی ایک وقت ان تینوں مذاہب کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ مگر اس زمانہ میں انہوں نے ان مختلف تعلیمات کو جمع کر کے اپنے طور پر ایک مذہب بنایا ہے۔ اس مذہب میں انسان کی اخلاقی حالت کی طرف خاص توجہ دی جاتی ہے۔

جب تین چینی اخباروں میں میرے انٹرویو شائع ہوئے تو ملائیشیا کی Deism سوسائٹی نے مجھ سے خواہش کی کہ میں اسلام کی اخلاقی تعلیمات کے عنوان پر ایک مضمون لکھوں تاکہ وہ اسلام کی اخلاقی تعلیمات دوسرے مذاہب کی اخلاقی تعلیمات کے ساتھ ایک رسالہ میں شائع کریں۔ چنانچہ میں نے اس سلسلہ میں ایک مضمون لکھ کر دیا جس پر انہوں نے لکھا کہ:-

"ہمیں آپ نے اسلام کے بارے میں ایک عظیم الشان مضمون دیا۔ ہم آپ کے بہت ممنون ہیں۔ آپ نے غیر جانبدارانہ رنگ میں اسلام کے حقائق بیان کئے ہیں۔ آپ کی بحث باریک اور لطیف تھی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے بہت اچھی طرح مذاہب کے علوم حاصل کئے ہیں۔ چینی لوگوں کو اب تک اسلام سے واقفیت نہیں۔ وجہ یہ ہے کہ چینی زبان میں اسلام کی تبلیغ نہیں ہوئی۔ اب آپ سنگاپور میں اسلام کی اشاعت کے لئے آ گئے ہیں۔ یہ لازمی بات ہے کہ اسلام ان ممالک میں چینیوں میں پھیل جائے اور چینی لوگ بھی اس سے برکات حاصل کریں۔"

ہندوؤں اور سکھوں کو تبلیغ

بعض ہندو بھی ہماری مساعی سے متاثر ہیں۔ ۱۹۶۸ء میں جماعت احمدیہ سنگاپور کے جلسہ سیرۃ النبی کے موقع پر ایک ہندو دوست نے اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر عمدہ تقریر کی۔ اسی طرح سکھ قوم کو بھی تبلیغ کرنے کی کوشش کی گئی۔ جو لٹریچر اس سلسلہ میں مرکز سے ملا نہ صرف ہم خود سکھ دوستوں کو پیش کرتے ہیں بلکہ دوسرے مسلمانوں کے ذریعہ بھی ان تک پہنچاتے ہیں تین سال کے عرصہ میں ایک سکھ دوست نے اسلام قبول کیا۔

بالآخر احباب سے عاجزانہ طور پر درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ سنگاپور اور ملائیشیا میں تبلیغ اسلام کے زیادہ سے زیادہ سامان پیدا کرے اور ہمیں زیادہ سے زیادہ خدمت اسلام کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہماری تبلیغی کوششوں میں بھی اپنے فضل سے بہت برکت ڈالے۔ نیز وہاں کے لوگوں کو خصوصاً چینیوں کو اسلام قبول کرنے کی سعادت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین یا ربّ العالمین ☩

درخواست دعا

خاکسار کو چند دنوں سے بخار ہو جاتا ہے۔ کسی دن آرام ہوتا ہے اور کسی دن پھر بخار ہو جاتا ہے۔ احباب سے شفاء کاملہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

(خاکسار نور الدین خوشنویس ربوہ)

مؤذنِ اسلام ـــ حضرت بلال رضی اللہ عنہ

(مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف)

بلال نام تھا۔ کنیت ابوعبداللہ اور ابوعبدالرحمٰن تھی۔ باپ کا نام رباح۔ ماں کا نام حمامہ تھا اس لئے ابن حمامہ بھی کہلائے۔ رنگ گندم گوں سیاہی مائل تھا۔ دُبلا پتلا جسم، سر کے بال گھنے اور لمبے تھے۔ رخساروں پر گوشت بہت کم تھا۔

والدہ حبشہ کی رہنے والی تھیں لیکن والد سرزمین عرب سے ہی تعلق رکھتے تھے محققین نے لکھا ہے کہ وہ حبشی سامی نسل سے تعلق رکھتے تھے۔ یعنی قدیم زمانے میں بعض سامی یا عربی قبیلے افریقہ میں جا کر آباد ہو گئے تھے۔ وہاں انہوں نے مقامی آبادی سے سلسلۂ ازدواج قائم کر لیا۔ جس کے باعث ان کی نسلوں کے رنگ تو افریقہ کی دوسری اقوام کی طرح کالے پڑ گئے لیکن حبشیوں کی خاص علامات ان میں ظاہر نہ ہوئیں۔ بعد میں ان میں سے بعض لوگ غلام بن کر عرب میں واپس آگئے۔ چونکہ ان کا رنگ سیاہ تھا اسلئے عرب انہیں حبشی ہی سمجھتے تھے۔ حضرت بلال مکہ میں یا بعض روایات کے مطابق سراۃ میں پیدا ہوئے۔ سراۃ یمن اور حبشہ کے قریب ہے۔ جہاں مخلوط نسل کثرت سے پائی جاتی تھی۔

حضرت بلال رضؓ امیہ بن خلف کے غلام تھے۔ جب سرزمین مکہ سے اسلام کا سورج طلوع ہوا تو اس نعمت سے جن خوش بختوں کو پہلے پہل سعادت ملی بلالؓ ان میں سے ایک تھے۔ تاریخ اور سیرت کی کتب میں لکھا ہے کہ یہ چونکہ غلام تھے کوئی ان کا پشت پناہ نہ تھا۔ لہٰذا اور غلاموں کے ساتھ ان پر کفار سخت مظالم توڑتے اور غلاموں میں سے یہی ایک شخص تھے جو اُن کی سختیوں اور چیرہ دستیوں کے بالمقابل کوئی کمزوری نہ دکھاتے اور جب کفار یہ کہتے کہ لات اور عزیٰ کی خدائی کا اقرار کرو تو یہ کہتے میری زبان سے یہ ادا نہیں ہو سکتا۔ اور اَحَدٌ۔ اَحَدٌ کا نعرہ بلند کرتے۔

ابوجہل انہیں لِٹا کر مکہ میں لے جاتا۔ یعنی مکہ کی وہ آبادی جہاں سنگریزے کثرت سے تھے۔ انہیں مُنہ کے بل لٹا دیتا۔ اوپر بھاری سِل رکھ دیتا۔ سورج کی تمازت بلال کو پگھلا کر رکھ دیتی لیکن دُبلے پتلے سانولے جسم سے ایک ہی نعرہ بلند ہوتا۔ اور وہ تھا اَحَدٌ۔ اَحَدٌ۔ اللہ ایک ہے اللہ ایک ہے۔ امیہ اس کے گلے میں رسّی ڈال کر اپنے قبیلے کے چھوکروں کے ہاتھ میں دیتا۔ وہ بلال کو گلیوں میں گھسیٹتے پھرتے۔ کبھی ظالم گائے کے تازہ چمڑے میں لپیٹ کر دھوپ میں ڈال دیتے۔ امیہ ان کو تختۂ ستم بناتا اور کہتا کہ لات اور عزیٰ کی خدائی کا اقرار کرو ورنہ اس طرح اذیتیں دے کر مار دوں گا۔ بلالؓ امیہ کی یہ ضد اور سختی دیکھتے تو سرزمین افریقہ کی یہ روح اپنے عزم کا اظہار اَحَدٌ کے نعرے سے کرتی۔ خدا کی راہ میں ان شدائد کو ہمیشہ بلالؓ نے یاد رکھا۔ اور جب کفار کی یہ چیرہ دستی جاتی رہی تو وہ یہ شعر گنگنایا کرتے تھے ؎

مالبلال ثکلتہ اُمُّہٗ
وابتلّ من نضح دمٍ جبینہٗ

اے بلال! اُس وقت کو یاد کر جب کفار تجھ پر مکہ میں ظلم توڑا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ تیری پیشانی خون سے تربتر ہو جاتی تھی۔

حضرت خدیجہؓ کے چچا ورقہ بن نوفل پاس سے گزرتے اور ایمان و عشق کی اس صدا کو سن کر بے اختیار کہتے کہ اَحَدٌ۔ اَحَدٌ وَاللہِ یا بلال۔ (ابن ہشام جلد اول) وہ ایک ہے۔ ایک ہے خدا کی قسم اے بلال!۔ پھر امیہ سے مخاطب ہو کر کہتے اللہ کی قسم اگر یہ اس طرح ہی مر گیا تو میں اسے ایک نشان بناؤں گا۔ ورقہ نے سچ کہا تھا۔ وہ زندہ بھی ایک نشان تھے اور مر کر بھی تاریخ اسلام میں اَنمٹ نقوش چھوڑ گئے۔

ایک دن بلالؓ پر کفارِ قریش اسی طرح ظلم توڑ رہے تھے۔ پتھروں کے نیچے انہیں دبایا ہوا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُدھر سے گزر ہوا تو دیکھا اور فرمایا اگر ہمارے پاس کچھ ہو تو ہم بلال کو خرید لیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے کہا ظالمو! کب تک یہ ظلم توڑو گے۔ خدا سے ڈرو گے یا نہیں۔ اور پھر بلالؓ کو سات اوقیہ سونے کے عوض (قریباً تئیس تولہ) خرید لیا۔

اب بلالؓ نے حضرت ابوبکرؓ سے عرض کی کہ اگر مجھے خدا کے لئے خریدا ہے تو مجھے پھر آزاد کر دیجئے۔ میں جانوں اور میرا کام۔ اور پھر بلالؓ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہو کر رہ گئے۔

ایک موقعہ پر کسی شاعر نے مدح کرتے ہوئے کہا۔ بلال بن عبداللہ بہترین بلال تھے۔ ابن عمرؓ فرمانے لگے جھوٹ۔ بلال رسول اللہ بہترین بلال ہیں۔ اور یہی درست ہے۔ جس عشق، وابستگی، وارفتگی اور شیفتگی کا اظہار بلال نے کیا اس کا حق یہی کہ بلالؓ کو رسول اللہؐ سے ہی نسبت دی جائے کہ پھر اس افریقی نژاد نے سب در چھوڑ کر اللہ اور رسول کے در پر دُھونی رمائی۔ اقوام عالم کے بارہ میں تحقیق کرنے والوں نے کہا ہے کہ افریقی لوگ جفاکش، عزم کے پکّے، طبیعت کے انتہا پسند ہیں، جس سے محبت کرتے ہیں شدید کرتے ہیں اور جب نفرت کرتے ہیں تو وہ بھی شدید ہوتی ہے۔ بلالؓ کی رسول خداؐ سے محبت اور آپ کی خدمت کو دیکھ کر ایک مومن مجبور ہے کہ وہ بلالؓ کے لئے چشم پُرنم سے دعا کرے۔

بلالؓ اور اذان

نماز مکہ میں فرض ہو چکی تھی لیکن اذان مدینہ میں شروع ہوئی۔ مسجد نبوی کی تعمیر کے بعد نماز کے لئے کبھی آواز دیکر اکٹھا کر لیا جاتا کہ نماز شروع ہو رہی ہے۔ بالآخر مشورہ ہوا کہ کیا کرنا چاہیئے۔ ایک صحابی عبداللہ بن زید خزاجی کو کشف میں اذان کے الفاظ بتائے گئے۔ انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر اس کا ذکر کیا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ بلال اُٹھو جس طرح یہ بتاتے ہیں تم اونچی آواز سے کہتے جاؤ۔ ابھی بلالؓ نے اذان مکمل نہ کی تھی کہ حضرت عمرؓ دوڑے آئے کہ یا رسول اللہ مجھے بھی ایسا ہی بتایا گیا ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الحمد للہ یہ خدا ہی کی طرف سے ہے (بخاری) گویا اس عالم تکوین میں سب سے پہلی اذان بلند کرنے کا شرف بلالِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوا۔ اے کاش بلال کی آواز اس وقت محفوظ کی جا سکتی جب عرب کی سرزمین میں اس مقدس روح نے بلالی لَے میں اللہ اکبر اللہ اکبر۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کی صدا بلند کی تھی۔

اب بلالؓ اذان دیا کرتے اور پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر کھڑے ہو کر کہتے حیّ علی الصلوٰۃ۔ حیّ علی الفلاح۔ الصلوٰۃ یا رسول اللہ۔ بلالؓ کی اذان کے وصف پر ایک مصری مفکر نے لکھا کہ حبشی موسیقی کے ماہر ہوتے تھے۔ عربی ادب کی کتب میں اس کے کئی تذکرے ملتے ہیں کہ سیاہ فام غلاموں اور لونڈیوں کی آواز میں بلا کا سوز ہوتا تھا۔ پھر اس نے یہ بھی لکھا ہے کہ رسول اللہؐ کے تینوں مؤذن بلالؓ، ابو محذورہؓ، عمرو بن ابن کلثومؓ کی پرورش بنو جمح میں ہوتی تھی اور ہو سکتا ہے کہ اس قبیلے کو فطری طور پر سُر اور موسیقی سے کوئی مناسبت ہو۔ اس بارہ میں وہ حدیث فیصلہ کن ہے جس میں بلالؓ کی آواز کی خوبی یہ بیان کی گئی ہے فانہ اندی وامدّ صوتاً (ترمذی) کہ بلالؓ کی اذان بلند بھی اور لمبی تھی۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ بلالؓ کی آواز دُور دُور تک پہنچتی تھی۔ اور وہ جب اشہد ان لا الٰہ اِلّا اللہ اور اشہد انّ محمداً رسول اللہ کے جملے کہتا تو چونکہ سانس پختہ تھا اسلئے انہیں لمبا بھی کرتا۔ اس کے ساتھ اُس کے جذبات جو توحید اور رسالت کے متعلق تھے سونے پر سہاگے کا کام دیتے۔ یہی وجہ ہے کہ اس مجاہد کی آواز کفارِ مکہ کے کانوں پہ شاق گزرتی۔

بلالؓ کے مؤرخ لکھتے ہیں۔ بلالؓ نے متعدد شادیاں کیں لیکن آپ کی کوئی اولاد نہ تھی۔ اولادیں ختم ہو جاتی ہیں۔ اور ایک دو صدی کے بعد تو پھر آنے والی نسلوں کو اپنے بزرگوں کا نام بھی یاد نہیں رہتا۔ لیکن جب تک عالم اسلام باقی ہے اذان کی آواز دنیا میں بلند ہوتی رہے گی۔ اور ہر اذان ہمیں بلال کی یاد دلائے گی + (باقی)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے!

اذکروا موتٰکم بالخیر

محترم منشی غلام محمد صاحب آف جھگڑ (بھیرہ) کا ذکر خیر

از مکرم ملک محمد حنیف صاحب لاہور

والد محترم منشی غلام محمد صاحب مرحوم و مغفور نے تین اور چار ستمبر کی درمیانی شب کو نیند کی حالت میں وفات پائی۔ سونے سے قبل سورۃ ملک اور دیگر قرآنی سورتیں بڑی خوش الحانی سے تلاوت فرماتے تھے۔ جس سے آس پاس کے لوگ بھی محظوظ ہوتے تھے۔ دعا گو بزرگ اور مجیب الدعوات تھے۔ صاحب کشوف و رویا تھے وفات سے دو دن قبل خاکسار حاضر ہوا اور آخری دو دن خدمت کی توفیق ملی۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کی عمریں دراز کرے۔ ہم تو اپنا وقت پورا کر چکے ہیں۔ اور چند گھڑیوں کے مہمان ہیں۔

والد صاحب بڑے پرانے اور مخلص احمدی موصی تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ شاید ۱۹۰۰ء میں میں نے ایک جلد ساز کے پاس آئینہ کمالات اسلام پڑی دیکھی مجھے کتابیں پڑھنے کا بڑا شوق تھا۔ یہ کتاب میں نے پڑھی تو اس کی عبارت مجھے بہت ہی اعلیٰ معلوم ہوئی۔ دل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کو مان لیا۔

نیز یہی کتاب ایک امام مسجد حافظ عبدالہادی صاحب ہوا کرتے تھے اُن کو سنائی تو وہ بھی سن سن کر روتے تھے اور کہتے تھے کہ ایک دفعہ حضرت مرزا صاحب کی قادیان جا کر ضرور زیارت کرنی ہے۔ چونکہ ان دنوں پیری مریدی کا زور تھا۔ جس کو حضرت والد صاحب اچھا نہیں سمجھتے تھے۔ اس لئے بیعت کی طرف توجہ نہ ہوئی۔ لیکن نمازیں احمدی احباب کے ساتھ ہی ادا کرتے تھے۔

سرگودھا میں ملازمت کے دوران مقیم تھے۔ نمازیں مسجد احمدیہ سرگودھا میں جا کر ادا کرتے تھے۔ بعض بزرگوں کے سمجھانے پر خلافت اولیٰ میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے ہاتھ پر بیعت کی۔

حضرت والد صاحب عربی۔ فارسی اردو کے بڑے عالم تھے اور اکثر فارسی اور عربی کے مقولے پڑھا کرتے تھے قرآن کریم سے خاص لگاؤ تھا۔ جہاں سے بھی قرآن شریف پڑھنے کی آواز آتی۔ وہاں جا کر قرآن کریم سننے کے لئے بیٹھ جاتے اور اکثر حفاظ سے قرآن کریم سنتے رہتے۔ سارا سارا دن مطالعہ میں مصروف رہتے اور آخری چند سالوں میں تفسیر صغیر سارا دن پڑھتے رہتے مطالعہ کا بہت شوق تھا۔ نظر کی کمزوری کے باوجود تفسیر صغیر کا مطالعہ آخری دم تک نہیں چھوڑا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ان کی اولاد کے ساتھ دلی لگاؤ اور محبت تھی۔ ایک دفعہ جلسہ سالانہ پر ربوہ تشریف لائے تو بس کے اترتے ہی کسی نے بتایا کہ کافی فاصلے پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ جا رہے ہیں ضعیف العمر ہونے کے باوجود وہاں سے دوڑ پڑے اور حضرت میاں صاحبؓ سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ قادیان اور ربوہ میں تقریباً ہر جلسہ پر تشریف لاتے اور علماء سلسلہ کی تقاریر سن کر لطف اٹھاتے۔ تقسیم ملک سے قبل رمضان شریف کا مہینہ قادیان جا کر گذارتے۔ چنانچہ تقسیم ملک کے وقت بھی رمضان شریف گزارنے کے لئے قادیان گئے ہوئے تھے۔ تحریک ملکانہ میں بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ارشاد کے مطابق شریک ہوئے تھے۔

وفات کے وقت اپنے گاؤں جھگڑ میں امانتاً دفن کیا گیا۔ عین ایک سال بعد انہیں وفات کی تاریخوں میں ان کا تابوت بروز جمعۃ المبارک ربوہ لایا گیا۔ نماز جمعہ کے بعد مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے نماز جنازہ پڑھائی اور بعدہٗ بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت والد صاحب کے درجات بلند فرمادے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈا کے سایہ تلے جگہ عطا فرمائے اور ہم کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین

مکرم ملک نادر خاں صاحب آف کیمبل پور کا انتقال

(از مکرم احتجاج علی صاحب بیلوروڈ بہاولپور)

مکرم ملک نادر خاں صاحب مرحوم دوران ملازمت جبکہ وہ افسر مال کے عہدے پر فائز تھے۔ ہمیشہ اپنے فارغ اوقات میں سلسلہ کی خدمت جماعت کی نگہبانی اور ہر فرد جماعت کی سلامتی کا پورا خیال رکھا کرتے تھے۔ بہت زندہ دل اور مخیر انسان تھے۔ کیمبلپور کے معزز شہری تھے۔ احمدی اور غیر احمدی دونوں ہی مرحوم کی بہت عزت کرتے تھے۔ کیمبلپور کی جماعت کے نونہال بچے تو ملک صاحب کو ایسے محبت سے چمٹتے جیسے ملک صاحب کے اپنے بچے ہوں۔ بچے عید کی تقریب پر عیدی مانگتے۔ ملک صاحب کم پیسے دیتے تو اصرار کرکے زیادہ لیتے، ملک صاحب کو سب بچے مل کر مسجد میں گھیر لیتے تھے وہ ہنستے مسکراتے ہوئے بڑی محبت اور شفقت سے ان کو عیدی دیا کرتے تھے۔ سلسلہ کے چندوں میں بھی نمایاں حصہ لیا کرتے تھے۔

آپ ایک دلیر انسان تھے۔ جماعت احمدیہ کیمبلپور کے لئے تو بہت قیمتی وجود تھے۔ احمدیت کے لئے مرحوم کے دل میں خاص جوش اور ولولہ تھا تن تنہا ہر شر و فساد کا مقابلہ کرنے کے لئے ہمیشہ سینہ سپر رہتے تھے۔ ڈر اور خوف تو ان کے قریب نہ آیا تھا

آخری ایام میں جناب ملک صاحب مرحوم نے مسجد احمدیہ کی تعمیر اپنی نگرانی میں کروائی اور بہت جانی مالی امداد اور قربانی کی۔ آپ بیماری کی حالت میں بھی دن بھر مسجد کی تعمیر کی نگرانی کے لئے مسجد میں لیٹے یا بیٹھے رہتے۔ آخر خدا کا گھر تعمیر کرانے کے بعد مرحوم اپنے مالک حقیقی سے جاملے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

اتوار کی صبح مورخہ ۶ ستمبر کو میں اور میرے برادر نسبتی بشیر احمد صاحب حامد خیبر میل سے صبح ۸ بجے کیمبلپور پہنچے۔ تانگہ پر گھر گئے تو میرے بیٹے اعزاز محمود نے جو گھر کے باہر افسردہ کھڑا تھا یہ خبر سنائی کہ:۔

ملک صاحب وفات پا گئے

دل سے ایک آہ نکلی۔ میں آسمان کی طرف دیکھنے لگا اور پھر آبدیدہ ہو کر گھر میں سامان رکھنے کے بعد ملک صاحب مرحوم کے گھر گیا۔ جہاں ان کے بچے بہت صبر سے خاموش بیٹھے تھے۔ اسلامی طریق کا یہ صبر مگر چہروں پر ملال دیکھ کر دل بیٹھ گیا۔ اور دل سے دعا نکلی کہ اے مولیٰ کریم تو نے ایک بہت مخلص دوست اور دلیر مرد مومن کو ہم سے جدا کر دیا تو اسے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرما۔

ملک صاحب کے بیٹوں میں سب سے بڑے بیٹے ملک منیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کیمبلپور میں جو حوصلہ و ہمت اور جماعت کی خیر خواہی میں اپنے والد ماجد کے نقش قدم پر چلتے ہیں۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ملک صاحب مرحوم و مغفور کے سب بیٹوں کو ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور وہ جماعت کے لئے عزت و وقار کا موجب ہوں۔ آمین ثم آمین

درخواست دعا

ہماری زمین مرائے نورنگ بنوں کا ہمارے خلاف ایک انتقال ہو چکا ہے۔ ہم نے اس کے خلاف اسسٹنٹ کمشنر لکی مروت بنوں کے پاس اپیل کی ہے جس کی تاریخ پیشی ۳۰ ستمبر ۱۹۷۰ء مقرر ہے۔ صحابہ کرامؓ اور احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم اور اپنی ذرہ نوازی سے ہمیں اس اپیل میں کامیابی عطا فرمائے۔ اور ہمارے جائز شرعی اور قانونی حق ہمیں دلا دے۔ آمین

(خاکسار صاحبزادہ محمد طیب لطیف ابن حضرت شہید مرحوم شہید کابل)

فہرست عطیہ دہندگان صدقہ برائے علاج نادار مریضاں
فضل عمر ہسپتال ربوہ ۶/۹ تا ۱۵/۹

(۲)

۵۱۔ محمد یوسف صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بشیر آباد خادم سندھ ۔۔۔ ۲۰
۵۲۔ نصیر احمد ابن مرزا لطیف احمد صاحب اسلام آباد ۔۔ ۱۰
۵۳۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ ربوہ ۔۔ ۱۰
۵۴۔ چوہدری بشیر احمد ... گنج مغلپورہ لاہور ۱۰
۵۵۔ محمد یعقوب صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک ۱۲ گوکھووال ۔۔ ۲۰
۵۶۔ چوہدری محمد ضیاء الحق صاحب لاہور چھاؤنی ۲۰
۵۷۔ فضل خیر صاحبہ اہلیہ ملک محمد خورشید صاحب آف ساہیوال ۔۔ ۱۰
۵۸۔ رفعت جہاں صاحبہ بنت چوہدری رکن دین صاحب پشاور ۱۰
۵۹۔ ظفر احمد صاحب پشاور ۱۰
۶۰۔ طیبہ نصرت بنت چوہدری غلام اللہ جان ۱۰
۶۱۔ بشیر احمد صاحب سیکرٹری مال علی پور ضلع مظفر گڑھ ۵
۶۲۔ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

ہر گھر میں الفضل کا پرچہ

احباب جماعت کی توجہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ روزنامہ الفضل آپ کے ازدیاد ایمان کا باعث ہے ہر ایک احمدی گھرانے میں اس پرچہ کے جاری کرنے کی بے حد ضرورت ہے

موجودہ خریداران الفضل سے بھی درخواست ہے کہ کم از کم نیا خریدار پیدا کرکے شکریہ کا موقع دیں

فی پرچہ ۱۵ پیسے سہ ماہی ۹/- روپے ششماہی ۱۶/- روپے سالانہ ۳۰/- روپے

(منیجر الفضل ربوہ)

حج بیت اللہ کا شرف

الفضل میں بعض ان احمدی احباب کی فہرست شائع ہوئی ہے جن پر سال گذشتہ میں حج بیت اللہ سے مشرف ہونے کی توفیق ملی اور ان کے لئے دعاؤں کی تحریک کی گئی ہے۔ اس عاجز کو بھی اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے گذشتہ سال حج کی عبادت کا شرف عطا کیا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری یہ عبادت قبول فرمائے۔ اور میرا انجام بخیر ہو۔ آمین۔

عبد العزیز احمدی۔ سیلرہ۔ ضلع ڈیرہ غازیخاں

درخواست دعا

میرا بیٹا عزیز بشیر الدین احمد ساقی جسے کراچی اور پشاور میں خدمت سلسلہ میں پیش پیش رہنے کی توفیق حاصل رہی ہے جرمنی روانہ ہو گیا ہے۔ میں عزیز کے شناسا دوستوں اور خود اپنے شناسا محبوں اور عاگر بھائیوں سے خواستگار ہوں کہ دعا فرمائیں کہ دینی اور دنیوی دونوں پہلوؤں سے عزیز کو خوشحال زندگی میسر رہے۔ اور پہلے ۴ کی طرح عزیز کو جرمنی میں بھی خدمت سلسلہ کی توفیق حاصل رہے۔ کہ ایک مومن کے لئے یہی راحت قلب کا موجب ہے کہ اولاد خادم دین ہو

خاکسار ... مصباح الدین چنیوٹ

نمائندہ "الفضل" سے تعاون کرنے والے احباب

احباب جماعت کو "الفضل" کے ذریعہ علم ہو چکا ہوگا کہ نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی توسیع اشاعت الفضل کے سلسلہ میں مختلف مقامات کا دورہ کر رہے ہیں۔ مکرم خواجہ صاحب کی ایک حالیہ آمدہ چٹھی سے پتہ چلا ہے کہ علاوہ دیگر احباب کے خاص طور پر ذیل کے احباب نے اپنے اپنے مقامات پر نمائندہ الفضل سے تعاون فرمایا ہے۔

۱۔ مکرم چوہدری شریف احمد صاحب خانیوال
۲۔ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب ایم۔ ایس سی پیران غائب
۳۔ مکرم ملک محمد اسلم شریف صاحب کھاد فیکٹری ملتان
۴۔ مکرم ڈاکٹر خلیل الرحمن صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ملتان
۵۔ مکرم چوہدری عبد الشکور صاحب ملتان چھاؤنی
۶۔ مکرم چوہدری منظور احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ ملتان

ہم ان احباب کا دلی طور پر شکریہ ادا کرتے ہوئے بارگاہ الٰہی میں دعا گو ہیں کہ مولیٰ کریم ایسے مخلص احباب کو جزائے خیر دے اور آئندہ بھی خدمت دین سر انجام دینے کی توفیق بخشتا رہے۔ آمین

(منیجر روزنامہ الفضل)

انصار اللہ کے سالانہ اجتماع میں شمولیت کیوں ضروری ہے؟

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

"ان مجالس میں شامل ہونا درحقیقت اپنے ایمان کی حفاظت کرنا اور ان ذمہ داریوں کو ادا کرنا ہے۔ جو خدا اور اس کے رسول کی طرف سے ہم پر عائد ہیں اور خدا اور اس کے رسول نے جو احکام دئے ہیں ان کے نفاذ اور اجراء میں حصہ لینا صرف میرا فرض نہیں بلکہ ہر شخص کا فرض ہے۔" (الفضل ۱۱ اگست ۱۹۶۰ء)

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

مچھلی کے شکار کا سالانہ ٹورنامنٹ

اینگلرز ایسوسی ایشن راولپنڈی کیطرف سے مورخہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۷۰ء کو منگلا جھیل میں مچھلیاں پکڑنے کا آل پاکستان ٹورنامنٹ کا بندوبست کیا جا رہا ہے۔ جو حضرات اس ٹورنامنٹ میں شامل ہونا چاہتے ہیں وہ ۳۲۲ صدر روڈ نزد کنٹونمنٹ ہسپتال پر رابطہ قائم کریں۔ جو رکن بننے کے لئے دس پیسے کا ٹکٹ آنا لازمی ہے۔ نیز ٹورنامنٹ میں شرکت تمام افراد کے لئے صبح کا ناشتہ دوپہر کا کھانا اور شام کی چائے ایسوسی ایشن کی طرف سے مہیا کی جائے گی راولپنڈی سے شکارگاہ تک ٹرانسپورٹ کا بھی بندوبست کیا جا رہا ہے۔ اول دوم سوم آنے والوں کو سلور کپ دئے جائیں گے۔

(حکیم محمد خالد پروپیگنڈا سیکرٹری)

جواہر مہرہ عنبری: مقوی دل و دماغ۔ جسمانی زہروں کا تریاق۔ صدری امراض دافع خفقان و جنون محافظ شباب۔ طب یونانی کا مایہ ناز جنرل ٹانک قیمت ۱۰ گولی چالیس پیسے۔ تیار کردہ دواخانہ خدمت خلق ربوہ

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

پاکستانی باشندے اور سفارتی عملہ بالکل محفوظ

اسلام آباد ۲۵ ستمبر دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے کل یہاں بتایا ہے کہ شاہ حسین کی فوج اور چھاپہ ماروں میں جنگ کے باوجود عمان میں پاکستانی باشندے اور سفارت خانہ کا عملہ محفوظ اور مامون ہے۔ ترجمان نے کہا کہ کل صبح جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان کے مطابق عمان میں پاکستانی سفارت خانہ کی عمارت کو کوئی نقصان نہیں پہنچا ہے۔ البتہ اس کے آس پاس بعض دوسرے ملکوں کے سفارتخانوں کی عمارتیں تباہ ہو گئی ہیں۔

ترجمان نے کہا کہ عمان میں پاکستانی سفارتخانہ کے عملہ نے کسی اور جگہ پناہ حاصل نہیں کی ہے بلکہ وہ سفارت خانہ ہی میں موجود ہے۔

لڑائی فیصلہ کن مرحلہ میں داخل ہو چکی ہے

لندن ۲۵ ستمبر اردن کے شاہ حسین نے کہا ہے کہ اردن میں لڑائی ایک فیصلہ کن مرحلہ میں پہنچ گئی ہے۔ اردن کے عوام جنگ کے بعد ایک نیا اردن تعمیر کریں گے جو ماضی سے زیادہ شاندار ہوگا۔ انہوں نے یہ بات لندن یونیورسٹی کے شعبہ الیکٹرونکس کے طالب علم لارڈ مارگوس کو گزشتہ رات اپنے ذاتی ریڈیو ٹرانسمیٹر پر بتائی جس کے ذریعہ وہ فرصت کے وقت دنیا بھر میں اپنے دوستوں سے باتیں کرتے ہیں۔

سولہ سو افراد ہلاک و زخمی

دریں اثنا لندن سے اردن کے سفارت خانہ میں ایک اعلان میں بتایا گیا کہ اب تک عمان میں جنگی جھڑپوں سے تیرہ سو افراد سے سولہ سو افراد ہلاک اور زخمی ہوئے ہیں۔ اس کے برعکس خبر رساں ایجنسیوں نے اس سلسلہ میں جو اعداد و شمار جاری کئے ہیں بالکل غلط ہیں۔ اعلان میں بتایا کہ سرکاری اور دوسری بین الاقوامی ایجنسیوں نے موقع پر چھان بین کے ذریعہ جو اعداد و شمار جاری کئے ہیں ان کے مطابق ہلاک و زخمی ہونے والوں کی تعداد ۱۳ سے ۱۶ سو تک ہے۔ اعلان میں مزید بتایا گیا کہ شدید جھڑپوں کے باوجود جانی اور مالی نقصان کے کم ہونے کے دو اسباب ہیں پہلا یہ کہ سرکاری حکم یہ تھا کہ آبادی کے علاقوں میں سرکاری فوج فائرنگ کے معاملہ میں انتہائی احتیاط سے کام لے۔ دوسرا سبب یہ تعداد فدائین کا تیزی سے ہتھیار ڈالنا تھا۔

آج اردن سے امریکی باشندوں کا انخلا

واشنگٹن ۲۵ ستمبر اردن سے امریکی باشندوں کا انخلا آج سے شروع ہو جائے گا۔ ایک سرکاری ترجمان نے بتایا کہ امریکہ نے لبنان کی فضائی کمپنی کا ایک طیارہ خاص طور پر امریکی اور دوسرے غیر اردنی باشندوں کو اردن سے نکالنے کے لئے چلایا تھا۔

آج عمان ریڈیو سے خاص نشریات میں غیر باشندوں کو بتایا جائے گا کہ ان میں سے جو عمان چھوڑنا چاہتے ہیں وہ اس کی فوری اطلاع امریکی سفارت خانے کو دیں۔ بعد ازاں انہیں بتایا جائے گا کہ وہ کس جگہ اکٹھے ہوں ترجمان نے بتایا کہ اگر ضرورت پڑی تو ایک اور چارٹرڈ طیارہ بیروت سے عمان بھیجا جائیگا اس وقت تقریباً ۴۵۰ امریکی باشندے عمان میں ہیں۔ پہلے طیارے میں ۱۷۲ مسافروں کے لئے جگہ ہوگی حکومت اردن نے یقین دلایا ہے کہ عمان چھوڑنے کے خواہشمند غیر ملکیوں کو حفاظت سے ہوائی اڈے تک پہنچایا جائیگا۔

اسرائیل نظر بند چھاپہ ماروں کو آزاد نہیں کریگا

یروشلم ۲۵ ستمبر اسرائیلی پارلیمنٹ کی امور خارجہ کی کمیٹی نے اعلان کیا ہے کہ اسرائیل کسی قیمت پر بھی نظر بند عرب چھاپہ ماروں کے یرغمال میں رکھے ہوئے ہوائی مسافروں اور تبادلہ پر رضامند نہیں ہوگا۔ کمیٹی نے کہا کہ نظر بند عرب چھاپہ مار اسرائیل کے بدترین دشمن ہیں۔ جبکہ یرغمال میں رکھے ہوئے تمام مسافر معصوم اور بے قصور ہیں۔

چودھری نثار احمد ایس پی جھنگ ہونگے

۲۵ ستمبر سٹاف رپورٹر۔ گورنر پنجاب لفٹیننٹ جنرل عتیق الرحمان نے اعلیٰ پولیس افسروں کے تبادلے کے احکامات جاری کئے ہیں ایڈیشنل ایس پی لاہور چودھری نثار احمد کو سپرنٹنڈنٹ پولیس جھنگ ایڈیشنل ایس پی قصور مسٹر واحد بخش الحسینی کو چودھری محمد عاشق کی جگہ ایس پی مظفر گڑھ مقرر کیا گیا ہے۔ چودھری محمد عاشق کو مسٹر فضل محمود کی جگہ ایس پی شیخوپورہ مقرر کیا گیا ہے جب کہ مسٹر فضل محمود کو ڈائریکٹر فزیکل ایجوکیشن پنجاب مقرر کیا گیا ہے۔ ایس پی جھنگ مسٹر نذیر احمد کا تبادلہ سپیشل برانچ میں کیا گیا ہے۔

چین کی سالگرہ کی تقریبات

اسلام آباد ۲۵ ستمبر۔ جمہوریہ چین کی اکیسویں سالگرہ کی تقریبات میں پاکستان کے سات رکنی وفد کی قیادت گورنر پنجاب لیفٹیننٹ جنرل عتیق الرحمٰن کریں گے۔ یہ تقریبات یکم اکتوبر کو شروع ہو رہی ہیں۔ وفد حکومت چین کی دعوت پر ۲۶ ستمبر کو ڈھاکہ سے پیکنگ روانہ ہوگا۔ جنرل عتیق الرحمٰن اپنے ساتھ صدر یحییٰ خان کا ایک خاص پیغام بھی لے جائیں گے۔ اس پیغام میں چین کی قوم کے لئے پاکستانی قوم کی طرف سے خیر سگالی کے جذبات کا اظہار کیا جائے گا۔

روسی خلائی جہاز چاند سے واپس آگیا

ماسکو ۲۵ ستمبر۔ روس کا خلائی جہاز لونا ۱۶ چاند سے مٹی کے نمونے لے کر روس میں مقررہ جگہ پر آہستہ سے اتر گیا۔ یہ جگہ جمہوریہ قازقستان میں قازقستان شہر سے پچاس میل کے فاصلے پر واقع ہے لونا ۱۲ ستمبر کو چاند کی طرف روانہ ہوا تھا۔ اس میں انسان سوار نہیں تھا۔ یہ چاند پر آہستگی سے اتر گیا اس کے بعد خود بخود کھدائی کر کے مٹی اور چٹانوں کے نمونے حاصل کئے اور خود بخود زمین کی طرف روانہ ہو گیا۔ لونا پیراشوٹ کے ذریعے آج صبح مغربی پاکستان کے وقت کے مطابق دس بجکر ۲۰ منٹ پر زمین پر اترا۔ مٹی اور پتھروں کے نمونوں کا کیمیائی تجزیہ کیا جائے گا۔

چینی سفیر پاکستان واپس آجائینگے

اسلام آباد ۲۵ ستمبر۔ سفارتی حلقوں نے توقع ظاہر کی ہے کہ چینی سفیر مسٹر چنگ ٹونگ اس ماہ کے آخر تک پاکستان واپس آجائیں گے۔ وہ ایک ماہ قبل رخصت پر گھر واپس گئے تھے۔

جنرل ٹکا خاں قائم مقام گورنر ہونگے

راولپنڈی ۲۵ ستمبر۔ صدر اور چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل یحییٰ خاں نے زون سی کے مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر لیفٹیننٹ جنرل ٹکا خان کو لیفٹیننٹ جنرل عتیق الرحمٰن کی غیر حاضری کے دوران گورنر پنجاب کے فرائض ادا کرنے کی ہدایت کی ہے۔

لبنان کے نئے صدر نے عہدہ سنبھال لیا

بیروت ۲۵ ستمبر لبنان کے نئے صدر مسٹر سلیمان فرنجیش نے کل اپنے عہدے کا چارج سنبھال لیا۔ وہ لبنان کی آزادی کے بعد ملک کے پانچویں صدر منتخب ہوئے ہیں

صدر یحییٰ خاں سرکاری دورے پر اتوار کو کھٹمنڈو پہنچیں گے

اسلام آباد ۲۵ ستمبر۔ پاکستان کے صدر یحییٰ خاں اتوار کو نیپال کے تین روزہ سرکاری دورے پر کھٹمنڈو پہنچ رہے ہیں۔ سرکاری ذرائع نے بتایا ہے کہ صدر یحییٰ خاں شاہ نیپال سے بین الاقوامی صورت حال باہمی دلچسپی کے مسائل تجارتی راہداری اور دونوں ملکوں کے مشترکہ منصوبوں کے بارے میں تبادلہ خیالات کریں گے۔

سرکاری ذرائع نے توقع ظاہر کی ہے کہ دونوں ملکوں کے سربراہ بڑھتے ہوئے اقتصادی اور ثقافتی تعلقات کے بارے میں بھی بات چیت کریں گے۔ پاکستان اور نیپال کی سیاسی وابستگی اور مسائل یکساں نوعیت کے ہیں۔ ان کے تعلقات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان اور نیپال کی ہندو مملکت کے درمیان مکمل افہام و تفہیم اور ہم آہنگی ہے۔ پاکستان سے نیپال کے تعلقات لادینی ملک بھارت کی نسبت زیادہ اچھے ہیں معلوم ہوا ہے کہ تین روز کے دورہ میں اٹھارہ افراد صدر یحییٰ خاں کے ساتھ جائیں گے۔ ان میں وزیر تعلیم مسٹر شمس الحق فارن سیکرٹری مسٹر سلطان محمد خان نیپال میں پاکستان کے سفیر مسٹر عبد الرؤف خان سیکرٹری اطلاعات مسٹر سید احمد مشرقی پاکستان واپڈا کے چیئرمین مسٹر ایم بی عباس غیر ملکی پبلسٹی کے ڈائریکٹر جنرل مسٹر حیدری۔ وزارت خارجہ کے شعبہ ایشیا کے ڈائریکٹر جنرل مسٹر آفتاب احمد خان افسر اعلیٰ تقریبات مسٹر ایم انور صدر کے ملٹری سیکرٹری۔ بریگیڈیئر محمد اسحٰق۔ جائنٹ سیکرٹری تجارت مسٹر اظہار الحق اور جائنٹ سیکرٹری صنعت مسٹر جاوید احمد مرزا شامل ہیں۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔
(مینیجر)

نیکیاں بجا لانے والوں کے ساتھ خدا تعالیٰ احسان کا معاملہ کرتا ہے

گنہگاروں کے ساتھ وہ انصاف کا سلوک روا رکھتا ہے اور بدیوں کے برابر ہی سزا دیتا ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ القصص کی آیت مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَى الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"نیکی اور بدی کی جزاء کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اِس آیت میں اپنا قانون بیان فرمایا ہے اور بتایا ہے کہ جو شخص کوئی نیک کام بجا لائے اسے اپنے کام سے بہت زیادہ بدلہ ملتا ہے اور جو شخص کوئی بُرا کام کرے اسے صرف اپنے عمل کے مطابق بدلہ ملتا ہے۔

یوں تو دنیا میں جو بھی نیک کام کیا جائے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ طاقتوں سے ہی کیا جاتا ہے اور اس نقطۂ نگاہ سے اگر عملِ نیک کی کوئی بھی جزا نہ دی جاتی تو کوئی قابلِ اعتراض امر نہ تھا کیونکہ جن سامانوں سے کام لے کر نیک کام کئے جاتے ہیں وہ سب کے سب اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ ہیں۔ اگر ہاتھ سے کوئی شخص نیکی کا کام کرتا ہے تو ہاتھ اس کے بنائے ہوئے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے ہیں۔ ہاتھ کے اندر جو کام کرنے کی طاقت پائی جاتی ہے وہ بھی خدا تعالیٰ کی ہی پیدا کی ہوئی ہوتی ہے اس کی اپنی نہیں۔ پھر اگر ہاتھ سے اس نے کسی پیاسے کو پانی پلایا ہے تو پانی بھی خدا تعالیٰ کا پیدا کردہ ہے۔ گلاس جس دھات سے بنایا جاتا ہے وہ بھی خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ ہے۔ اور پھر وہ دماغ جس کے اندر نیکی کا یہ جذبہ پیدا ہوا وہ بھی خدا تعالیٰ کا ہی پیدا کردہ ہے۔ پس جب شروع سے لیکر آخر تک ہر چیز خدا تعالیٰ ہی کی ہے اور اس کی دی ہوئی طاقتوں سے کام لے کر عملِ نیک کیا جاتا ہے تو اگر وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان بھی قربان کر دیتا ہے تو بوجہ اس کے کہ اللہ تعالیٰ انسان کا خالق ہے اور اس کی مملوکہ اشیاء کا بھی مالک ہے انسان اپنے اعمال کے بدلہ میں کسی انعام کا مستحق نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ غالب نے کہا ہے ؎

جان دی دی ہوئی اُسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہُوا

یعنی اگر جان بھی انسان خدا تعالیٰ کی راہ میں دے دے تو اس کا یہ فعل کوئی قربانی نہیں کہلا سکتا کیونکہ جان خدا تعالیٰ نے ہی دی تھی۔ اگر کسی کی چیز انسان نے اسکو واپس کر دی اور وہ بھی سالہا سال کے استعمال کے بعد تو اس صورت میں بھی وہ خدا تعالیٰ کا ہی ممنونِ احسان ہوتا ہے وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس نے کوئی کام کیا ہے لیکن باوجود اِس کے کہ تمام نیک اعمال خدا تعالیٰ کی دی ہوئی طاقتوں سے عمل میں لائے جاتے ہیں اور اگر ان اعمال کا کوئی بھی بدلہ نہ ملے تب بھی درست ہے لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ نے اپنی ملکیت کا اس رنگ میں اظہار نہیں کیا کہ وہ انسان کے اعمال کو بدلہ سے محروم کر دے بلکہ اس رنگ میں کیا ہے کہ وہ انسانی اعمال کا ان کے مناسب حال معاوضہ سے زیادہ بدلہ دے۔ اور باوجود اس کے کہ سب اعمالِ حسنہ اُسی کی دی ہوئی توفیق سے انسان بجا لاتا ہے پھر بھی اللہ تعالیٰ ایسا ہی قرار دیتا ہے کہ گویا انسان نے وہ نیک عمل اپنی طاقت اور اپنے سامانوں سے کئے ہیں اور نہ صرف یہ کہ اس کے عمل کا پورا بدلہ دیتا بلکہ اپنے پاس سے زائد نعمتیں بھی عطا فرماتا ہے لیکن اس کے مقابلہ میں جب کوئی شخص گناہ کرتا ہے تو اوّل تو اسکی توبہ پر اسے معاف کر دیتا ہے اور اگر کوئی شخص توبہ نہ کرے تو پھر وہ گناہ کی سزا تو دیتا ہے لیکن اُسی قدر جتنا کہ گناہ ہو۔ گویا نیک لوگوں کے ساتھ تو وہ احسان کا معاملہ کرتا ہے اور گنہگاروں کے ساتھ انصاف کا سلوک روا رکھتا ہے اور ان کی بدیوں کے برابر ہی ان کو سزا دیتا ہے اس سے بڑھ کر کسی صورت میں سزا نہیں دی جاتی۔"

(تفسیر کبیر سورۃ القصص صفحہ ۲۴۶، ۲۴۵)

شاہ حسین اور یاسر عرفات جنگ بند کرنے پر آمادہ ہو گئے

سوڈان کے صدر نمیری سے فدائی لیڈر کی ملاقات کے بعد فریقین میں سمجھوتہ

عمان ۲۶ ستمبر۔ اردن کے شاہ حسین اور فلسطینی چھاپہ ماروں کی مرکزی کمیٹی کے چیئرمین یاسر عرفات ملک بھر میں فوراً جنگ بند کرنے پر رضامند ہو گئے ہیں۔ سرکاری فوجوں اور فدائین کو جنگ بند کرنے سے متعلق احکام جاری کر دیئے گئے ہیں جس کے بعد جنگ بند ہو گئی ہے۔ اس کا اعلان کل اردن کے بحران کو ختم کرنے کے لئے امن مشن کے سربراہ اور سوڈان کے صدر کرنل جعفر النمیری نے عمان ریڈیو پر کیا اور جنگ بندی سے متعلق یاسر عرفات کا بیان خود پڑھ کر سُنایا۔ شاہ حسین نے ریڈیو پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے اردنی فوجوں کو فوراً جنگ بند کرنے کے احکام جاری کر دیئے ہیں۔ کرنل جعفر النمیری نے اپنی نشری تقریر میں فریقین سے اپیل کی کہ وہ جنگ بندی کی سختی سے پابندی کریں تا کہ اردن میں حالات معمول پر لائے جا سکیں۔ کرنل جعفر النمیری نے بتایا کہ یاسر عرفات کا بیان کل رات کی ملاقات کے بعد تیار کیا گیا تھا۔ موجودہ حالات میں یاسر عرفات کے لئے ریڈیو پر آنا ممکن نہیں ہے اس لئے وہ خود ان کا بیان پڑھ کر سُنا رہے ہیں۔ سوڈان کے صدر نے کل رات قاہرہ سے واپس پہنچتے ہی ریڈیو عمان کے ذریعہ یاسر عرفات سے اپیل کی تھی کہ وہ انہیں ملاقات کا موقع دیں چنانچہ ملاقات مقررہ پروگرام کے مطابق ہوئی اور جنگ بندی منظور کرنے کے بارے میں یاسر عرفات کا بیان تیار کیا گیا۔ بعد کی اطلاع کے مطابق جعفر النمیری واپس قاہرہ پہنچ گئے ہیں اور انہوں نے اپنے مشن کی کامیابی کے بارے میں عرب سربراہوں کو رپورٹ پیش کر دی ہے۔

فدائین نے سرکاری فوجوں کے اس اعلان کی تردید کی ہے کہ اربد پر اردنی فوجوں کا قبضہ ہو گیا ہے۔ فدائین کا کہنا ہے کہ اربد بدستور فدائین کے قبضہ میں ہے۔ کل فدائین نے شمالی اردن میں سرکاری فوجوں کا ایک حملہ بھی پسپا کر دیا +

اردن کے سابق وزیر اعظم جنرل داؤد نے لیبیا میں سیاسی پناہ حاصل کر لی

شاہ حسین نے استعفا منظور کر لیا۔ نئے وزیر اعظم فیلڈ مارشل مجالی ہوں گے

بیروت ۲۶ ستمبر۔ بیروت کے اخبار "الحیات" نے یہ خبر دی ہے کہ اردن کے مستعفی فوجی وزیر اعظم جنرل داؤد نے لیبیا میں سیاسی پناہ حاصل کر لی ہے۔ اخبار نے لکھا ہے کہ جنرل داؤد نے لیبیا کے صدر معمر القذافی سے جو ان دنوں قاہرہ میں ہیں ذاتی طور پر سیاسی پناہ کی اپیل کی تھی اور صدر قذافی نے یہ اپیل منظور کر لی ہے۔ بی بی سی کے نامہ نگار نے جنرل داؤد کے استعفٰی کی وجہ یہ بتائی ہے کہ عرب رہنماؤں کے اجلاس میں جس میں شرکت کے لئے جنرل داؤد کو قاہرہ بھیجا گیا تھا شاہ حسین اور ان کی حکومت کے خلاف شدید جذبات پیدا ہو گئے تھے۔ جب جنرل داؤد وہاں پہنچے تو ان کے ساتھ انتہائی سرد مہری کا مظاہرہ کیا گیا۔ تمام عرب رہنماؤں نے ان پر لعن طعن کی اور ان سے علیحدگی میں ملاقات کرنے سے انکار کر دیا۔ جنرل داؤد اس صورتِ حال کا مقابلہ نہ کر سکے اور دل برداشتہ ہو کر اپنے ہوٹل میں چلے گئے اور جاتے ہی استعفا لکھ دیا۔ دریں اثناء شاہ حسین نے جنرل داؤد کا استعفٰی منظور کر لیا ہے اور موجودہ حکومت کو ہدایت کی ہے کہ وہ نئی حکومت کے قیام تک کام کرتی رہے۔ بعض حلقوں میں قیاس آرائیاں کی جا رہی ہیں کہ موجودہ حکومت کے مردِ آہن فیلڈ مارشل مجالی اردن کے نئے وزیر اعظم ہوں گے +

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴